ظہور مہدی اور مسیح

علیہما السلام

مرقع کے گذشتہ نمبر میں مرزائی مصنف کے جواب میں ایک مضمون نکلا ہے۔ آج اس کی تفصیل درج ہے۔ تفصیل سے پہلے تمہید قابل ملاحظہ ہے۔

دھوپ کی تکلیف دفع کرنے کو مکان کی چھت کی ضرورت ہے، چھت کا نتیجہ دھوپ سے آرام ہے۔ چھت کے بعد دھوپ بدستور رہے تو چھت کالعدم ہے۔ اب ہم اصطلاحی الفاظ اس کیلئے مقرر کرتے ہیں۔

دھوپ مقتضِی ہے۔ چھت مقتضٰی۔ آرام نتیجہ۔ مقتضِی مقتضٰی کے وقت نہیں رہتا۔ بلکہ اس کی بجائے نتیجہ پیدا ہو جاتا ہے۔

قادیان سے ایک مضمون نکلا ہے اُسمیں راقم مضمون نے مسیح موعود اور مہدی کے ظہور کا مقتضِی بتایا ہے جو بالکل صحیح ہے۔ بس ناظرین اسے بغور پڑھیں اور دل میں سوچیں کہ یہ مقتضِی ہے یا مقتضٰی یا نتیجہ؟ مضمون مذکور یوں شروع ہوتا ہے۔

"حضرت مسیح موعود کی صداقت پر کائنات کی شہادت"

"دنیا کی مذہبی۔ اخلاقی اور علمی حالت کا نقشہ"

"**علامات زمانہ**" احادیث صحیحہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح موعود اور مہدی مسعود کی آمد کے متعلق ایسی علامات بیان فرمادی ہیں، کہ ناممکن ہے کسی کاذب مدعی کے زمانہ میں وہ تمام علامات یکجا ہوسکیں۔ دراصل آپ نے امت محمدیہ کو ٹھوکر سے بچانے اور لوگوں کے ایمانوں کے ازدیاد کیلئے ایسی واضح روشن اور کھلی کھلی نشانیاں بیان فرمائیں کہ ان پر غور کرنے سے ہر وہ شخص جو تعصب سے علیحدہ ہو، یہ ماننے

پر مجبور ہو جاتا ہے کہ مسیح موعود کی آمد کا یہی زمانہ ہے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح موعود کے زمانہ کے مذہبی۔ سیاسی۔ تمدنی اور علمی تغیرات پر نیز اس امر پر کہ اس وقت لوگوں کی علمی اور اخلاقی حالت کیسی ہوگی، تعلقات مابین الاقوام کی کیا حالت ہوگی، امارت اور غربت کی کیا کیفیت ہوگی، نہایت وضاحت سے روشنی ڈالتے ہوئے اس نکتہ کی طرف راہنمائی فرمائی ہے کہ جب زمین و آسمان میں ایسے تغیرات واقع ہو جائیں تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اب مسیح موعود آچکا۔

نشانات کا پورا ہونا چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ تمام بیان کردہ علامات موجودہ زمانہ میں پوری ہو چکی ہیں۔ اس لئے ہم حق پسند اصحاب کے سامنے انہیں پیش کرتے ہوئے درخواست کرتے ہیں کہ وہ غور کریں، جب مسیح موعود کی بعثت کا یہی زمانہ ہے تو پھر موعود کہاں ہے۔ یہ تو ناممکن ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ تمام علامات تو پوری ہو جائیں، لیکن مسیح موعود نہ آئے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالےٰ کی سنت کے خلاف ہے۔ جب علامات کی غرض ہی یہی ہوتی ہے کہ اُن کے ذریعہ لوگ خدا کے مامور کو پہچانیں اور اس پر ایمان لائیں۔ تو پھر ضروری ہے کہ علامات کے پورے ہونے پر مامور بھی موجود ہو۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح موعود کے زمانہ کی جو علامات بیان فرمائی تھیں وہ پوری ہو چکی ہیں۔ اور ہمارا دعوےٰ ہے کہ سوائے حضرت میرزا غلام احمد قادیانی کے ان علامات کے رو سے اور کوئی مسیح موعود ثابت نہیں ہو سکتا۔

عیسائیت کے غلبہ کی خبر رسول کریم نے مسیح موعود کے زمانہ کے حالات بیان فرماتے ہوئے اس زمانہ کی مذہبی حالت پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ اور بتایا ہے کہ اسوقت اسلام اور ایمان کی کیا حالت ہوگی۔ آپ فرماتے ہیں کہ مسیح موعود کے

زمانہ میں مذہبی لحاظ سے مسیحیت کا بہت دور ہوگا۔ چنانچہ مسلم جلد ۲ کتاب الفتن میں روایت ہے کہ اسوقت اکثر اہل ارض رومی ہونگے۔ علماء اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ روم سے مراد نصارےٰ ہیں۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں رومی ہی نصرانیت کے عامل تھے۔ ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رومی عیسائیوں کے متعلق فرمایا ہے۔ اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ والذی نفسی بیدہ لتنفقن کنوزھما فی سبیل اللہ (ترمذی ابواب الفتن) یعنی قیصر و کسریٰ کی ہلاکت کے بعد اور کوئی قیصر و کسرےٰ نہیں ہوگا اور تم ان کے مالوں کو اللہ کی راہ میں لٹاؤ گے۔ رومیوں کے اسقدر استیصال کے باوجود کہ قیصر کا نشان تک مٹ جائے، پھر بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا کہ ایک وقت اکثر اہل ارض عیسائی ہو جائینگے' ہر شخص کو حیرت میں ڈالدیتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے رسول کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ ایک زمانہ میں تو قیصر کی حکومت اسقدر مٹی کہ قیصر کا خطاب بھی جو قسطنطنیہ کے بادشاہ کو حاصل تھا فتح قسطنطنیہ پر جاتا رہا۔ مگر دوسرے زمانہ میں جب فیج اعوج آگیا' مسیحیت نے پھر ابھرنا شروع کر دیا۔ یہانتک کہ آج روئے زمین پر مسیحی حکومتیں اسطرح مستولی ہیں کہ اکثر اہل ارض کے عیسائی ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہ گیا۔ نواب صدیق حسن خانصاحب نے بھی لکھا ہے کہ "قوم نصارےٰ غلبہ کنند و بر ملک ہائے بسیار متصرف شوند" (حجج الکرامہ صفحہ ۳۴۲) یعنی اس زمانہ میں نصارےٰ کو غلبہ حاصل ہوگا اور بہت سے ملکوں پر ان کا تصرف ہوگا۔

اسلام کی غربت پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مذہبی لحاظ سے ایک طرف تو یہ خبر دی ہے کہ اس زمانہ میں عیسائیت غالب آجائیگی۔ اور دوسری طرف اسلام کی حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ بدء الاسلام غریباً و سیعود غریباً فطوبیٰ للغرباء (ابن ماجہ) کہ اسلام غربت سے ہی

شروع ہوُا اور غربت میں ہی لوٹ آئیگا ۔ پس غرباء کو مبارک ہو ۔ ترمذی ابواب الفتن باب ماجاء فی فتنۃ الدجال میں ایک حدیث آئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بہت سے مسلمان اس زمانہ میں دجال کے پیرو ہوجائینگے ہر شخص جو حالات زمانہ پر غور کریگا گواہی دیگا کہ یہی وہ زمانہ ہے جس میں اسلام کمزور ہوگیا ۔ اور یہی وہ زمانہ ہے جس میں لاکھوں مسلمان اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت کے حلقہ بگوش ہوگئے ۔

یہ تو اسلام کی بیرونی حالت تھی ۔ اندرونی لحاظ سے مسلمانوں کے جو حالات رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائے وہ بھی ہو بہو پورے ہوگئے ۔

مسئلہ قدر کا انکار حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ مسلمان مسئلہ قدر کا انکار کردینگے ۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ یورپین مصنفین کے اعتراضات سے ڈر کر بہت سے مسلمان اس مسئلہ کا انکار کر چکے ہیں اور اس کی عظمت اور فوائد سے بالکل ناواقف ہیں ۔

زکوٰۃ کی عدم ادائیگی ایک اور روایت میں آتا ہے کہ مسلمان زکوٰۃ ادا نہیں کرینگے اور اسے تاوان سمجھینگے (حجج الکرامہ صفحہ ۲۹۸) یہ علامت بھی مسلمانوں میں پائی جاتی ہے ۔ لاکھوں مستطیع مسلمان زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ۔ اور جو کرتے ہیں وہ نام و نمود کیلئے ۔

ایک علامت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائی ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں لوگ دنیا کی خاطر دین کو فروخت کردینگے ۔ یہ عیب بھی مسلمانوں میں نمایاں طور پر دکھائی دیتا ہے ۔

نماز سے بے توجہی ایک علامت بروائت ابن عباس آپ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ جو لوگ نماز پڑھینگے وہ بہت جلدی جلدی پڑھینگے ۔

یہ علامت بھی اس زمانہ میں پوری ہو رہی ہے۔ ۸۰ فی صدی مسلمان تو نماز ہی پڑھتے ہی نہیں۔ اور جو پڑھتے ہیں وہ جلدی جلدی۔ ان کے دل میں خشیت نہیں ہوتی۔ اور نہ انہیں حضور قلب حاصل ہوتا ہے۔ پس ان کی نماز ردّ کی جاتی' یا بالفاظ حدیث ان کے مُنہ پر ماری جاتی ہے۔

قرآن کا اُٹھ جانا ایک علامت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ بیان فرمائی ہے کہ اس زمانہ میں قرآن اُٹھ جائیگا اور صرف اس کا نقش باقی رہ جائیگا۔ یہ علامت بھی اسوقت پوری ہو چکی ہے۔ قرآن مجید موجود ہے مگر لوگ اس پر غور نہیں کرتے۔ ان کے نزدیک قرآن کی نعوذ باللہ اب یہی غرض رہ گئی ہے کہ اسے قبروں پر پڑھا جائے یا غلافوں میں لپیٹ کر محفوظ رکھا جائے۔

مساجد کی ظاہری زینت ایک علامت آپ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ اس زمانہ میں مساجد کو آراستہ کیا جائیگا۔ یہ بھی بالکل صاف ظاہر ہے۔

اہل عرب کی دین سے ناواقفیت ایک علامت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائی ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں عرب کے لوگ دین سے بالکل بے بہرہ ہو جائینگے۔ چنانچہ حضرت علی کی روایت ہے کہ اس زمانہ میں لوگوں کے دل اعاجم کی طرح ہونگے اور زبان عربوں کی طرح۔ یعنی وہ اگرچہ عربی بولینگے مگر دین سے بے بہرہ ہونگے۔ یہ علامت بھی پوری ہو چکی ہے۔ عربوں کو اسقدر دین سے بُعد ہے کہ دیگر ممالک کے مسلمانوں سے بھی زیادہ ناواقف ہیں۔ حالانکہ اسلام کا منبع ملک عرب ہی تھا۔

فحش کی کثرت اس زمانہ کی دنیا کی عام اخلاقی حالت کا بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ذکر کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ اس زمانہ میں فحش کثرت سے پھیل جائیگا لوگ بدکاری کرینگے اور اس پر ناز کریں گے۔ زنا عام ہو جائیگا۔ اور ولد الزنا کثرت سے ہونگے۔ یہ سب کچھ لفظ بلفظ پورا ہو چکا ہے۔ اسلام نے جن باتوں کو فحش قرار دیا ہے، وہ آجکل یورپین تمدن

کے ماتحت تہذیب کا جزو بن گئی ہیں۔ غیر عورتوں کے ساتھ ناچنا، عورتوں کے حسن وجمال کی تعریف کرنا اور مقابلے کرنا غیر عورتوں کے ساتھ خلا ملا رکھنا۔ یہ تمام باتیں آجکل تمدن کا جزو سمجھی جاتی ہیں اور ترقی کی علامات قرار دی جاتی ہیں۔ لازمی طور پر ان کے نتیجہ میں زنا کی بھی کثرت ہوگئی۔ اور ولدالزنا کی بھی حد نہ رہی۔ آج یہ تمام واقعات دنیا کے سامنے ہیں اور ہر شخص انہیں دیکھکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان کی سچائی کا قائل ہوسکتا ہے۔

شراب کا بکثرت استعمال پھر آپ نے فرمایا۔ اسوقت شراب کا استعمال بہت بڑھ جائیگا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ اس زمانہ میں راستوں میں شراب پی جائیگی۔ اس علامت کا ظہور بھی موجودہ زمانہ میں نہایت واضح طور پر دکھائی دے رہا ہے۔ اس میں شبہ نہیں پہلے زمانوں میں بھی لوگ شراب پیتے تھے۔ مگر جس کثرت کے ساتھ اس زمانہ میں استعمال کی جا رہی ہے اسکی نظیر ملنا ناممکن ہے۔ آجکل یورپین ممالک میں شراب پانی کی جگہ استعمال کیجاتی ہے۔ اور چونکہ اس کی مانگ بہت زیادہ ہے اسلئے ہر جگہ اور ہر راستے پر اس کا مہیا کرنا ضروری ہوگیا ہے۔ چنانچہ وہاں کثرت سے سڑکوں کے کنارے شراب کی دوکانیں پائی جاتی ہیں۔ غرض شراب پینے کی کثرت کی علامت بھی موجودہ زمانہ میں پوری ہوچکی ہے۔

قمار بازی ایک علامت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بیان فرمائی ہے کہ اس زمانہ میں جوئے کی کثرت ہو جائے گی۔ یہ علامت بھی آجکل ہر جگہ نظر آتی ہے۔ علاوہ اسکے کہ لاٹریوں کی نہایت کثرت ہے۔ لائف انشورنس اور فائر انشورنس وغیرہ بیسیوں قسم کے بیمے نکل آئے ہیں۔ اور پھر کہا جاتا ہے کہ ان کے بغیر کام چلنا مشکل ہے۔

نفس زکیہ کا معدوم ہو جانا ایک تغیر عمار بن یاسر کی روایت کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اس

زمانہ میں نفس زکیہ مارا جائیگا۔ جس کا صاف طور پر یہ مطلب ہے کہ اس زمانہ میں پاک نفس انسان کا ملنا ناممکن ہو جائیگا۔ یہ علامت بھی پوری ہو چکی۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اثر کو الگ کر کے مسلمانوں پر نظر ڈالی جائے تو ماننا پڑتا ہے کہ اس کے پورا ہونے میں کوئی کسر باقی نہیں رہی۔ کجا وہ زمانہ کہ مسلمانوں میں لاکھوں باخدا انسان تھے۔ اور کجا یہ حالت کہ مصیبت، ضرورت اور احتیاج کے وقت بھی مسلمانوں میں کوئی باخدا انسان نہیں ملتا۔ بیشک گدی نشین علماء مشائخ اور صوفیا موجود ہیں۔ مگر وہ خدا سے ایسے ہی دور ہیں جیسے زمین آسمان سے۔ پس حقیقتاً نفس زکیہ مارا جا چکا تھا اور نفس امارہ زندہ ہو گیا تھا۔

ماں باپ کی نافرمانی ایک علامت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بیان فرمائی ہے کہ اسوقت لوگ ماں باپ سے تو حسن سلوک نہ کرینگے مگر اپنے دوستوں سے کرینگے۔ چنانچہ ابو نعیم نے حذیفہ بن یمان سے روایت کی ہے کہ اسوقت لڑکا اپنے باپ کی تو نافرمانی کریگا۔ مگر اپنے دوست سے احسان کریگا۔ یہ تغیر بھی آجکل مغربی تمدن کی وجہ سے دنیا میں پیدا ہو چکا ہے لوگ اپنے بزرگوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ ماں باپ کی بیقدری عام ہو گئی۔

یہ وہ اخلاقی تغیرات ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائے اور ہر وہ شخص جو غور کریگا اسے کہنا پڑیگا کہ یہ تمام علامات پوری ہو چکیں۔ پس مسیح موعود کی بعثت کا یہی زمانہ ہے۔

علم دین کا معدوم ہو جانا اخلاقی حالت بیان کرنے کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس زمانہ کے علمی حالات کے متعلق بھی خبریں دی ہیں۔ مثلاً ترمذی میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری زمانہ کی ایک یہ علامت بیان فرمائی کہ یرفع العلم ویظھر الجھل۔ یعنی علم اٹھ جائے گا

اور جہالت غالب آجائیگی۔ یہ تغیر بھی موجودہ زمانہ میں ہوچکا۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ مسلمانوں کی عورتیں تک عالمہ فاضلہ اور فقیہہ ہوتی تھیں۔ یہانتک کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک دفعہ فرمایا کہ انصار کی عورتیں بھی عمرؓ سے زیادہ قرآن جانتی ہیں۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا علم اس قدر مشہور تھا کہ بڑے بڑے صحابہ آپ سے استفسار کرتے۔ مگر آج علم دین کا یہ حال ہے کہ سوائے ایسے لوگوں کے جو دوسرے علوم سیکھنے کی قابلیت نہیں رکھتے، اور کوئی علم دین کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ وہ اسے ترقی کے راستے میں روک خیال کرتے اور سمجھتے ہیں کہ اب مذہبی تعلیم کا زمانہ نہیں رہا۔

حدیث کا مطلب اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت ہر قسم کے علوم دنیا سے اُٹھ جائینگے، بلکہ جیسا کہ دوسری حدیث سے ثابت ہے اس سے مراد صرف علوم دینیہ کا ناپید ہو جانا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ سے ترمذی میں روایت آتی ہے کہ آخری زمانہ میں دینی اغراض کے سوا اور اغراض کیلئے لوگ علوم سیکھیں گے۔

یہ حالت اس زمانہ میں پیدا ہوچکی۔ علوم دنیادی اسقدر ترقی کر گئے کہ ایک عالم ان کی ترقی پر حیران ہے۔ اور علوم مذہبی سے اسقدر بے توجہی ہے کہ جاہل لوگ اپنے آپ کو وارث علوم آسمانی سمجھتے ہیں۔

مسیح موعود کہاں ہے یہ علامات جن کا کچھ حصہ انشاء اللہ دوسری فرصت میں پیش کیا جائیگا، ہر انسان کے سامنے یہ حقیقت واضح کر رہی ہیں کہ مسیح موعود کی بعثت کا یہی زمانہ ہے۔

اب یہ دیکھنا چاہئے کہ جب علامات پوری ہوچکیں تو مسیح موعود کہاں ہے اس کا پتہ ہم بتائے دیتے ہیں کہ ان علامات کے ماتحت اور خدا اور اسکے رسول کے فرمودہ کے مطابق مسیح موعود آچکا اور وہ میرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔

سلام کا نیا طریق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمدنی تغیرات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ اسوقت سلام کا طریق بالکل بدلا ہوا ہوگا۔ امام احمد معاذ بن انس رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ آپس میں ملتے ہوئے ایک دوسرے پر لعنت کرینگے۔ گو شارحین نے لکھا ہے کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سفلہ طبع لوگ ایک دوسرے کو گالیاں دیا کرینگے۔ اور یہ بات بھی مسلمان کہلانے والوں میں پائی جاتی ہے۔ مسلمانوں میں ایسے لوگ نظر آتے ہیں جو ایک دوسرے کا استقبال گالیوں اور فحش کلمات سے کرتے ہیں اور اسے بے تکلفی اور گہری دوستی کا نتیجہ بتاتے ہیں۔ لیکن اس میں ایسے تغیر کی طرف بھی اشارہ ہے جو نہ صرف سفلوں بلکہ شرفاء کہلانے والوں میں بھی پایا جائیگا۔ اور یہ بندگی اور تسلیم کہنے کا رواج ہے جو کثرت سے مسلمانوں میں پایا جاتا ہے۔ مسلمانوں نے اسلامی طریق سلام کو چھوڑ کر ہندوؤں کی تقلید میں بندگی کہنا شروع کر دیا۔ حالانکہ بندگی کے معنے یہ ہیں کہ میں آپ کے سامنے اپنی عبودیت کا اظہار کرتا ہوں۔ حالانکہ یہ ملاعن ہے۔ کیونکہ جب کوئی ایسے الفاظ بندوں کیلئے اپنی زبان سے نکالتا ہے جو اللہ تعالےٰ کیلئے مخصوص ہیں تو وہ گویا خدا کی لعنت اس پر ڈالتا ہے۔ یہ تغیر مسلمانوں میں نہایت نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ اور صاف ظاہر ہے کہ اسلامی طریق سلام بہت حد تک مفقود ہو چکا ہے۔

عزت کی وجہ دوسرا تمدنی تغیر بروایت ابن عباس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بیان فرمایا کہ اس زمانہ میں عزت مال و دولت کی وجہ سے ہوگی علم دین کی وجہ سے نہیں ہوگی۔ ہم دیکھتے ہیں یہ حالت بھی پیدا ہو چکی ہے۔ ایک وقت وہ تھا کہ مالدار اور صاحب ثروت لوگ علماء دین کے پاس آنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے تھے۔ یا آج یہ زمانہ ہے کہ علماء کہلانے والے امراء کی دہلیزوں پر ناک رگڑنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

غیر مسلم کی تعریف تیسرا تغیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حذیفہ بن یمان کی روایت کے رو سے یہ بیان فرمایا ہے کہ ایک زمانہ مسلمانوں پر ایسا آنے والا ہے کہ ایک شخص کی تعریف کیجائیگی اور کہا جائیگا کہ فلاں شخص کیا ہی بہادر ہے۔ کیسا خوش طبع ہے۔ کتنا نیک اخلاق ہے کسقدر عقلمند ہے۔ حالانکہ ما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان اس کے دل میں ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ آجکل کے مسلمان اس عیب میں جسطرح مبتلا ہیں۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں خاصکر وہ لوگ جو گاندھی جی کے ثناخواں ہیں ان کی حالت بالکل نمایاں ہے۔

مومنوں کی تحقیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اور علامت یہ بیان فرمائی کہ اس زمانہ میں مومن لونڈی سے بھی زیادہ ذلیل سمجھے جائینگے۔ اب دیکھ لو بے دینوں، ہر قسم کے عیوب کا ارتکاب کرنے والوں حتّٰی کہ خدا اور رسول کو بُرا کہنے والوں کی تعریف و توصیف کیجاتی ہے۔ ان کے ساتھ اتحاد اور اتفاق پر زور دیا جاتا ہے۔ ان کے احکام کے آگے سر تسلیم خم کیا جاتا ہے ان کے لغو ترین افعال و حرکات کی بھی ستائش کیجاتی ہے۔ مگر خدا کے وہ بندے جو اسلام کی حفاظت میں مشغول ہیں، جو اشاعت اسلام اپنی زندگی کا مقصد سمجھتے ہیں۔ جو اسلام کیلئے اپنی مال و جان قربان کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں اور جو اشاعت ملّت کیلئے نہایت ہی گرانقدر خدمات سرانجام دی رہے ہیں ان کی تذلیل کیجاتی ہے۔

عورتوں کا لباس تمدن میں ایک اور شرمناک تغیر کی خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دی کہ اس زمانہ میں عورتیں باوجود لباس پہننے کے ننگی ہونگی۔ اس حدیث کی صداقت آجکل دو طریق پر ثابت ہو رہی ہے ایک تو اسطرح کہ عورتیں اتنے باریک کپڑے پہنکر اور ستر کے اعضاء کو نمایاں کرکے بے پردہ گھروں سے نکلتی ہیں کہ ان کا لباس نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے

دوسرے عورتوں کا لباس اتنا مختصر ہوتا جارہا ہے کہ وہ باوجود لباس پہننے کے ننگی ہوتی ہیں۔

تجارت میں عورتوں کی شمولیت حجج الکرامہ کی روایت کے مطابق ایک علامت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بیان فرمائی ہے کہ اس زمانہ میں عورتیں مردوں کے ساتھ ملکر تجارت کرینگی۔ یہ علامت بھی بالکل واضح ہے۔ آجکل عورتیں مردوں کے دوش بدوش تجارتی کاموں میں نظر آتی ہیں۔ دوکانوں پر خوبصورت عورتیں اس لئے مقرر کی جاتی ہیں کہ ان کے ذریعہ تجارت کو فروغ حاصل ہو۔

مردوں کا زینت کرنا ایک علامت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمدنی تغیرات میں یہ بیان فرمائی ہے کہ اسوقت مرد عورتوں کی طرح زینت کرینگے۔ اوران کی شکلیں اختیار کرینگے۔ یہ پیشگوئی بھی دو طرح پوری ہوچکی ہے اوّل اس طرح کہ مرد کثرت سے ڈاڑھی مونچھ منڈواکر عورتوں سے مشابہت اختیار کرچکے ہیں۔ دوم تھیٹروں میں کثرت سے مرد عورتوں کا بھیس بدل کر تماشہ کرتے گاتے اور ناچتے ہیں۔

طاعون کا آنا عام تمدنی تغیرات کے علاوہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مسیح موعود کے زمانہ کی کچھ اور علامتیں بھی بیان فرمائی ہیں مثلاً جسمانی حالت اور صحت عامہ پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو اسوقت طاعون پڑیگی۔ کون نہیں جانتا کہ گذشتہ نصف صدی سے طاعون نے کسقدر ہلاکت برپا کی۔ اس کی مہلک حملے اسوقت تک کروڑوں افراد کو ہلاک کرچکے ہیں۔

مرگ مفاجات کی کثرت ایک اور علامت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بیان فرمائی کہ اسوقت مرگ مفاجات ظاہر ہوگی۔ اس کی صداقت میں بھی کسی کو شبہ نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ آجکل مرگ مفاجات

نہایت کثرت سے پائی جاتی ہے۔ ہر سال ہزاروں آدمی اچانک مرجاتے ہیں۔ جس کی ایک وجہ شراب کی کثرت بھی ہے جس کے پینے سے اعصابی طاقتیں سخت کمزور ہو جاتی ہیں۔

انفلوئنزا کی خبر ایک علامت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بیان فرمائی کہ اسوقت ناک سے تعلق رکھنے والی ایک بیماری پیدا ہوگی جس سے لوگ کثرت سے مرینگے۔ یہ علامت مرض انفلوئنزا کے ذریعہ پوری ہوئی۔ صرف ۱۹۱۸ء میں دو کروڑ آدمی اس بیماری سے مر گئے۔

عورتوں کی کثرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نسلی تناسب کا ذکر کرتے ہوئے ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ اس زمانہ میں عورتیں مردوں سے زیادہ ہو جائینگی۔ یہ علامت بھی پوری ہو چکی ہے۔ یورپ کے ہر ملک میں عورتوں کی مردوں کے مقابلہ میں بے حد کثرت ہے۔

نئی سواریاں سواریوں کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسوقت ایسے سامان نکل آئینگے کہ لوگ پرانی سواریوں کو چھوڑ دینگے اور نئی سواریوں سے کام لینگے۔ چنانچہ فرمایا۔ لیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیہا۔ یعنی اس زمانہ میں سواری کی اونٹنیاں ترک کر دی جائینگی آجکل ریل۔ موٹر اور ٹانگوں وغیرہ کی وجہ سے اونٹوں سے عموماً باربرداری کا ہی کام لیا جاتا ہے۔ اور وہ بھی بہت کم۔

مسیح موعود کے زمانہ کی مالی حالت مسیح موعود کے زمانہ کی مالی حالت کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسوقت سود خوری بہت بڑھ جائیگی۔ یہ علامت بھی موجودہ زمانہ میں پوری ہو چکی ہے۔ آجکل اکثر تجارتیں سود پر ہی چلتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ اگر سود نہ لیں تو کام ہی نہیں چل سکتا۔ وہ مسلمان جنہیں قرآن مجید میں کہا گیا تھا کہ سود لینا یا دینا اللہ تعالےٰ سے جنگ کرنے کے مترادف ہے۔ آجکل سود

کا نام منافع رکھکر اس کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ حتے کہ ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو اور مختلف حیلوں اور بہانوں سے سود کے جواز کی کوشش کر رہے ہیں۔ پھر مالی حالت کے متعلق ایک اور خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دی ہے کہ اس زمانہ میں مسیحی اقوام بہ نسبت غیروں کے زیادہ دولتمند ہونگی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ جو لوگ دجال پر ایمان لائینگے ان کے گھروں کو وہ مال و دولت سے بھر دیگا۔ مگر جو انکار کریگا ان کے اموال میں کمی آجائیگی۔ اسی طرح آپ نے فرمایا کہ دجال لوگوں پر بارش برسائیگا اور زمین سے کھیتی اُگائیگا۔ جس کا مطلب یہی ہے کہ دجالی رنگ اختیار کرنے والے آسائش میں رہینگے۔

سیاسی تغیرات سیاسی تغیرات کی بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث میں خبر دی ہے۔ چنانچہ فرمایا ایک وقت مسلمانوں پر ایسا آئیگا کہ وہ بالکل ہمرنگ یہود ہو جائینگے۔ جس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ جس طرح یہود اپنی سلطنت اور حکومت کھو بیٹھے، اسی طرح مسلمان اپنی دنیوی شان و شوکت اور وجاہت کو ضائع کر دینگے۔ یہ حالت بھی صاف نظر آرہی ہے۔

یاجوج و ماجوج کی قوت ایک تغیر آپ نے یہ بیان فرمایا کہ اس وقت یاجوج و ماجوج کو بہت قوت حاصل ہو جائیگی۔ جیسا کہ اہل علم جانتے ہیں یاجوج اور ماجوج سے مراد روس اور انگریز ہیں۔ یہ دونوں قومیں اپنے عروج کو پہنچ چکی ہیں اور دنیا دیکھ رہی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام باتیں پوری ہو گئیں۔

نظام حکومت میں توسیع مسیح موعود کے زمانہ کی سیاسی حالت کے متعلق ایک اور خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دی کہ اسوقت حکام کی کثرت ہو جائیگی۔ اس علامت کا پورا ہونا بھی اسطرح دکھائی

دیتا ہے کہ پہلے زمانہ کے نظام حکومت میں ہر علاقہ میں صرف ایک دو حکام کا تقرر کافی سمجھا جاتا تھا۔ مگر اس زمانہ میں انتظام کا طریق بالکل بدل گیا ہے اور حکام کثرت سے مقرر کئے جاتے ہیں۔

فلکی علامات اور ان کا پورا ہونا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس زمانہ کے متعلق زمینی اور فلکی تغیرات کی بھی خبر دی ہے۔ چنانچہ آپ نے زمینی تغیرات کی ایک علامت خسف بتلائی۔ خسف سے مراد زلزلوں کی کثرت ہے۔ یہ زلزلے موجودہ زمانے میں اس کثرت سے آئے کہ اگر تیس سالوں کے زلازل کی فہرست تیار کی جائے تو معلوم ہوگا کہ اس کثرت سے زلزلے پچھلے تین سو سال میں نہیں آئے۔ اور موتیں اسقدر واقع ہوئی ہیں کہ پچھلی کئی صدیوں میں بھی اسقدر موتیں زلزلوں سے واقع نہیں ہوئیں۔ ایک علامت یہ بیان فرمائی کہ اس زمانہ میں سورج اور چاند کو رمضان کے مہینہ میں خاص تاریخوں پر گرہن لگیگا۔ اور آپ نے فرمایا جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے۔ کسی اور مدعی نبوت کی تصدیق کیلئے ان علامات کا ظہور نہیں ہوا۔ اس پیشگوئی کے مطابق ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۴ء میں سورج اور چاند کو گرہن ہوا۔ اور معلوم ہوگیا کہ یہی وہ زمانہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مصلح اعظم کا نزول مقدر ہے۔

مسیح موعود کے ظہور کا زمانہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی تصنیف دعوۃ الامیر میں ان تمام علامات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "اگر ایک شخص کو جسے اس زمانہ کی حالت معلوم نہ ہو پہلے اخبار رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واقف کیا جائے پھر اسے دنیا کی تاریخ کی کتب دیدی جائیں کہ ان کو پڑھکر بتاؤ کہ مسیح موعود کس زمانہ میں ظاہر ہوا ہے۔ تو وہ آدم علیہ السلام کے زمانہ سے شروع کرکے اس زمانہ کے شروع ہونے تک کسی ایک زمانہ کو بھی مسیح موعود کا زمانہ قرار نہیں دیگا۔ لیکن جونہی وہ اس زمانہ کے حالات کو

پڑھیگا بے اختیار بول اُٹھیگا کہ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کہا تھا سچ تھا تو مسیح موعود کے ظاہر ہونے کا یہ زمانہ ہے۔ کیونکہ وہ ایک طرف دین سے بے توجہی کو دیکھیگا دوسری طرف علوم دنیاوی کی ترقی کو دیکھیگا مسلمانوں کی حکومت کو بعد اقتدار کے ضعیف پائیگا۔ مسیحیت کو تنزل کے بعد ترقی کی طرف قدم مارتا ہوا دیکھیگا۔ مسیحیت کے ماننے والوں کو ساری دولت پر قابض مگر اس کے مخالفوں کو غریب پائیگا۔ باوجود طب اور سائنس کی ترقی کے طاعون اور انفلوئنزا کی اُجاڑ دینے والی تباہی کا نقشہ اس کی آنکھ کے سامنے آجائیگا۔ بیماریوں کو اس زمانہ میں کیڑوں کی طرف منسوب کئے جانے کا حال اسے معلوم ہوگا۔ رسوم اور بدعات میں لوگوں کو مبتلا پائیگا۔ ریل اور دخانی جہازوں کی خبر پڑھیگا۔ بنکوں کی گرم بازاری کا نقشہ دیکھیگا۔ زلزلوں کی کثرت معلوم کریگا۔ یاجوج اور ماجوج کی حکومت کا دور دورہ پائیگا۔ آسمان پر چاند اور سورج کا گرہن اسکی آنکھوں کو کھولیگا تو زمین پر دولت کی کثرت مزدوروں کی یہ ترقی اس کی توجہ کو اپنی طرف پھیر لینگی غرض ایک ایک صفحہ اس زمانہ کی تاریخ کا اور اس صدی کے واقعات کا اس کو اس امر کی طرف توجہ دلائیگا کہ یہ زمانہ مسیح موعود علیہ السلام کا ہے۔ وہ ایک ایک چیز پر نظر نہیں ڈالیگا وہ مجموعی طور پر سب نشانات پر غور کریگا۔ اور اسکے ہاتھ کانپ جائینگے اور اس کا دل دھڑکنے لگیگا اور وہ بے اختیار کتاب کو بند کر دیگا اور بول اُٹھیگا کہ میرا کام ختم ہوگیا آگے پڑھنا فضول ہے۔ مسیح موعود یا تو اسی زمانہ میں نازل ہوا ہے، یا پھر وہ کبھی نازل نہ ہوگا"

مسیح و مہدی کی آمد کا انتظار کرنے والے اصحاب کو چاہیئے کہ وہ غور کریں جب وہ تمام علامات جن کا مسیح موعود کے زمانہ سے تعلق تھا موجودہ زمانہ میں پوری ہوچکیں، تو مسیح موعود کدھر گیا۔ اگر خدا اور اس کے رسول کا فرمودہ سچ ہے تو یقیناً مسیح موعود کو بھی آنا چاہیئے۔ اور ہم خوشخبری دیتے ہیں کہ آنیوالا

آچکا۔ اور وہ میرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام"۔ (الفضل ۲۵۔اکتوبر ۳۲ء ص ۵ و یکم نومبر ۱۹۳۲ء ص ۵)

ناظرین! آپ سارے مضمون کو بغور پڑھیں تو آپ کو صاف معلوم ہوگا کہ جتنے نشانات اس میں دکھائے گئے ہیں سارے مقتضی ہیں، مقتضٰے نہیں۔ چنانچہ راقم مضمون کو بھی یہ مسلم ہے۔ یعنی یہ حالات چاہتے ہیں کہ کوئی مصلح اعظم دنیا میں آئے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ وہ آیا بھی یا نہیں؟ نامہ نگار کہتا ہے وہ آچکا اور اس کا نام تھا مرزا غلام احمد۔ پس ہماری مذکورہ مثال (مندرجہ ص ۲) کو یوں سمجھئے کہ دھوپ کی وجہ سے ہم نے چھت ڈال لی۔ اب چاہئے تھا کہ دھوپ کی بجائے سایہ ہوتا۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ دھوپ برابر اسی طرح ستا رہی ہے۔ تو ہم کیونکر باور کریں کہ چھت پڑ چکی ہے۔

کھُلے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ دنیا میں انسانوں کے عقائد۔ اعمال اور اخلاق بہت خراب ہیں۔ یہ مقتضی (چاہنے والے) ہیں کہ کوئی مصلح اعظم بصورت مسیح موعود یا مہدی مسعود آئے۔ قادیانی کہتے ہیں نصف صدی ہوئی کہ وہ آیا اور ربع صدی ہوئی کہ وہ چلا بھی گیا۔ لیکن حالات ویسے کے ویسے ہی خراب بلکہ سابق سے بدتر رہے۔ تو صاف کہئے کہ اس مصلح سے ہوا کچھ بھی نہیں، یا سرے سے مصلح آیا ہی نہیں۔

حضرات! اگر ان خراب حالات کو مصلح کے لئے مقتضی بنائیں تو ثابت ہوگا کہ ابھی مسیح موعود نہیں آیا۔ اور جب نہیں آیا تو تمہارا پیش کردہ مسیح موعود کون ہوا؟ ہم اس کا تسلی بخش جواب چاہتے ہیں۔

احمدی دوستو! آؤ ہم تمہیں وہ حدیث سُنائیں جس میں مقتضِی۔ مقتضٰی اور نتیجہ تینوں صاف صاف ملتے ہیں۔ حضرت مہدی مسعود کی بابت ارشاد ہے:۔

یملأ الارض عدلا وقسطا کما ملئت ظلماً وجوراً (الحدیث۔ ترمذی)

"حضرت امام مہدی دنیا میں آکر زمین کو عدل و انصاف سے بھر دینگے جیسی وہ

ان سے پہلے ظلم اور جور سے بھری ہوئی ہوگی۔"

اس حدیث میں دنیا کا ظلم سے بھرا ہونا مقتضِی ہے۔ امام مہدی مقتضیٰ ہیں اور عدل و انصاف نتیجہ ہے۔

چونکہ مرزا صاحب اپنے لئے دونوں عہدے لیتے تھے مہدی اور مسیح۔ مہدی مسعود کے متعلق حدیث ذکر ہو چکی ہے۔ مسیح موعود والی حدیثوں میں سے ایک حدیث درج ذیل ہے۔

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم واللّٰہ لینزلن ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد الخ (مشکوٰۃ)

"یعنی آنحضرت نے حلفیہ فرمایا ہے کہ واللہ (مسیح ابن مریم) منصف حاکم ہو کر تم میں اُتریگا پھر وہ عیسائیوں کی پوجی ہوئی صلیب کو توڑ دیگا اور خنزیروں کو قتل کرا دیگا۔ مال اتنا زیادہ ہوگا کہ بطور صدقہ کوئی اسے قبول نہ کریگا۔"

مرزا صاحب ان دونوں حدیثوں کو اپنے حق میں لیتے ہیں۔ ہم بڑے خوش ہیں کہ مرزا صاحب ان حدیثوں کے علاوہ اور بھی چند حدیثیں اپنے پر وارد کریں۔ مگر اُس قانون سے کہ مقتضِی اور مقتضیٰ اور نتیجہ تینوں ایک نہ ہوں بلکہ ٹھیک اسطرح ہوں جیسا حدیث سے ثابت ہے۔

احمدی دوستو! بنظر انصاف دیکھو تو تمہارا یہ مضمون تمہارے مخالفوں کی پوری تائید کرتا ہے۔ اسی لئے ہم نے فراخدلی سے اسے پورا نقل کیا ہے۔ کیونکہ اس مضمون سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حالات بدستور خراب ہیں۔ پس مصلح (مسیح موعود) آیا نہیں، یا آیا تو ہے مگر کامیاب نہیں ہوا۔ ہمیں دونوں صورتیں منظور ہیں آپ جسے چاہیں قبول کریں ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

ہمارا جواب واقعات مرقومہ کو پیش کر کے اگر ہم پر سوال کیا جائے کہ ان واقعات کے لحاظ سے بتایئے مہدی اور مسیح کیوں نہیں آتے تو ہمارا جواب بالکل آسان ہے۔ ہم کہینگے کہ حالات زمانہ بے شک خراب ہیں، مگر ابھی اس حد تک نہیں پہنچے جن پر مہدی اور مسیح کا ظہور ہونا ہے۔ جس کا ادنےٰ ثبوت یہ ہے کہ آج بفضلہ تعالےٰ مرکز اسلام (حجاز شریف) پر خالص دینی حکومت قائم ہے جہاں حدود شرعیہ زمانہ خلافت کی طرح جاری ہیں۔ اور تعلیم اسلام اور اصلاح عقائد کا سلسلہ بالکل محفوظ ہے۔ اس کے آگے دو راہیں ہیں، یا تو مثل زمانہ سلف مرکز اسلام سے ساری دنیا میں نور پھیلیگا۔ یا تنزّل پذیر ہو کر اس حد تک پہنچیگا جس پر مہدی اور مسیح کا ظہور ہونا ہے۔ سو آئندہ جو ہوگا اُس کو جو زندہ ہوگا وہ دیکھیگا۔ سردست وہ زمانہ نہیں آیا جس میں مہدی اور مسیح کا ظہور ہونا مقدر ہے۔ العلم عند اللہ۔

ناظرین کرام! ہمارے خیال میں منقولہ مضمون قادیانی دعاوی کے لئے پورا بیخ کن ہے۔ اسی لئے ہم نے سارا حرف بحرف نقل کر کے اس کو محفوظ کر لیا۔ اور مزید اشاعت کے لئے اس پرچہ کے کئی نمبر زیادہ چھپوائے ہیں۔

نوٹ جو صاحب اس مضمون کو پسند کریں اور اپنے ارد گرد اس کو بکثرت شائع کرنا چاہیں وہ فی پرچہ ۶ پائی بغرض محصولڈاک بھیجکر پرچہ ہذا مفت منگالیں اور شائع کر کے جزاء خیر پائیں۔

لفافہ میں ٹکٹ بھیجنے سے خرچ زیادہ ہوگا۔ کمی خرچ کے لحاظ سے جوابی کارڈ بھیجدیں۔ باخذ رسید ڈاکخانہ پرچہ ہذا اسالم بھیجدیا جائیگا۔

مرقع قادیانی کا مکمل سٹ جو گذشتہ سال ماہوار رسالہ کی صورت میں شائع ہوتا رہا بارہ نمبروں کا مجموعہ ہے۔ ہر ایک نمبر میں قادیانی مشن کی تردید میں اچھوتے اور نرالے مضامین درج ہیں۔ جن اصحاب کو ان رسائل کے دیکھنے کا موقع نہ ملا ہو وہ بہت جلد منگوالیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک ۴ر پتہ

(مینیجر مرقع قادیانی۔ دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر۔ پنجاب)